آیۃ الخیر مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
(بانی جامعہ خیر المدارس، ملتان)

یزید اور مسلکِ اہل سنت والجماعت

(''خیر الفتاویٰ'' جامعہ خیر المدارس ملتان کی روشنی میں)

سوال...... یزید کو بعض کافر کہتے ہیں بعض فاسق وفاجر۔ صحیح رائے کیا ہے؟

جواب...... یزید کے بارے میں مختلف باتیں کہی گئی ہیں لیکن اس کے کفر پر کوئی صحیح دلیل موجود نہیں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم یزید نے دیا تھا یا نہیں......؟ آپ کی شہادت سے اس کو خوشی ہوئی تھی یا رنج......؟

اس کے بارے میں دونوں قسم کی روایات ملتی ہیں۔ حقیقت حال اللہ کو معلوم ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ محتاط پہلو اختیار کریں۔

(خیر الفتاویٰ جلد اوّل۔ ص ۴۹۰) الجواب صحیح: خیر محمد عفا اللہ عنہ

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ (مہتمم جامعہ خیر المدارس)

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالستار رحمہ اللہ
(سابق صدر مفتی جامعہ خیر المدارس' ملتان)

اگر ملوکیت سے مراد ولی عہد بنانا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ولی عہد مقرر فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چھے حضرات کے لئے یہ معاملہ سپرد فرمایا۔ اسی طرح پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد ولی عہدی سپرد فرمائی (کما فی البدایہ) لیکن حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی وفات سے یہ جگہ خالی ہو گی تو یزید کو ولی عہد مقرر کیا گیا پس یہ تو ایسی قابلِ ملامت بات نہیں۔

بادشاہی کوئی حرام چیز نہیں۔ قرآن کریم میں ہے ''ابعث لنا ملکاً نقاتل فی سبیل اللہ'' (سورۃ البقرۃ) ''وجعلکم ملوکاً'' (المائدہ) یزید کے لئے ظالم، جابر، فاسق، ملعون وغیرہ صفات کا اثبات بھی محل نظر ہے۔ خصوصاً حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حیات میں تو قطعاً یزید ایسا نہ تھا۔ (خیر الفتاویٰ جلد ا، ص ۴۸۴)

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

(مفتی خیر المدارس، ملتان۔ ۱۴/۷/۱۳۹۹ھ)

حضرت مفتی محمد عبداللہ ملتانی رحمۃ اللہ علیہ
سابق صدر مفتی جامعہ خیر المدارس، ملتان

اہلِ سنت کا طریق، راہِ اعتدال کو اختیار کرنا ہے۔ نہ تو یزید پر لعنت کی جائے نہ ہی برا بھلا کہا جائے اور نہ سب و شتم کیا جائے۔ نہ ہی یہ کوشش کی جائے کہ اسے اپنے مرتبے سے بڑھا کر خلیفۂ راشد قرار دیا جائے اور نہ ہی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو باغی کہا جائے اور نہ ان کی تنقیص کی جائے۔ جیسا کہ بعض لوگ شیعہ کے خلاف ضد میں آ کر کہہ جاتے ہیں۔ سلامتی کی بات یہ ہے کہ صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں جو اختلافات ہوئے ان کو موضوعِ بحث نہ بنایا جائے اور نہ ہی ان میں کوئی رائے زنی کی جائے۔

محمد عبداللہ غفرلہ

(خیر الفتاویٰ، جلد اوّل، ص ۱۳۵)

☆☆☆

شہیدِ ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ
سابق نائب امیر عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت۔ پاکستان
سابق مدیر ماہنامہ ”بینات“۔ بنوری ٹاؤن، کراچی

یزید اور مسلک اہلِ سنت

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اور مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں:

۱...... کیا یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قریبی عزیز تھے یا نہیں؟

۲...... کیا یزید پر لعنت جائز ہے؟

۳...... جو امام یزید پر لعنت بھیجنے سے منع کرتا ہو اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ جواب سے مستفید فرمائیں

بندہ فضل قیوم

جواب:

۱......یزید کی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے خاندان میں رشتہ داری تھی۔

(یزید کی اہلیہ سیدہ اُمِّ محمد' سیدنا جعفر طیار کی پوتی، سیدنا عبداللہ بن جعفر کی بیٹی اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کی بھتیجی تھیں)

۲......اہلِ سنت کے نزدیک یزید پر لعنت کرنا جائز نہیں۔

یہ رافضیوں کا شعار ہے، قصیدہ بدء الامالی جو اہل سنت کے عقائد میں ہے اس کا شعر ہے:

ولم یلعن یزیداً بعد موتٍ

سوی المکثار فی الاعزاء غال

اسکی شرح میں علامہ علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ یزید پر سلف میں سے کسی نے لعنت نہیں کی۔ سوائے رافضیوں، خارجیوں اور بعض معتزلہ کے جنہوں نے فضول گوئی میں مبالغہ سے کام لیا ہے اور اس مسئلہ پر طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں:

''فلاشک ان السکوت اسلم ،واللہ اعلم''

اس لیے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ نہ تو یزید پر لعنت کی جائے نہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں مدح و توصیف کی جائے۔

۳......جو امام، یزید پر لعنت کرنے سے منع کرتا ہے وہ اہلِ سنت کے صحیح عقیدہ پر ہے اور اس کے پیچھے نماز بلاشبہ صحیح ہے۔ جو لوگ ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے وہ اہل سنت کے مسلک سے ہٹے ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم

(ماہنامہ ''بینات'' کراچی۔ اگست ۱۹۸۱ء، ص ۶۲، ۶۳)